Rd No B 102

جلد ۱۰ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۲ شعبان المعظم ۱۳۲۳ھ مطابق ۲ اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ع | نمبر ۳۷

مقدمۃ الجیش

اسکی بھی ال ٹپک پڑی

معاہدہ جاپان و برطانیہ [illegible]

[illegible]

مال حرام بود بجائے حرام رفت

یہ بات تو مسلم ہے کہ ہندوستان کے نوجوان رئیسوں [illegible]

[illegible]

دول یورپ اور باب العالی

یورپ میں طاقتوں [illegible]

[illegible]

اسی برتے پر انصاف کا دعویٰ

غریب ہندیوں کی قسمت فلک کی کج رفتاری کے ہاتھوں اسقدر گردش میں آگئی ہے کہ جسے انہیں کچھ بہبودی کی امید ہو سکتی تھی وہی زیادہ انکی بربادی کے باعث ہو رہے ہیں۔ دول غیر تو ہندوستانیوں کی طرف نظر لطف سے دیکھنے ہی کیوں لگے تھے لیکن بڑے تعجب کی بات تو یہ ہے کہ ہماری انصاف پسند گورنمنٹ بھی انکی مصیبتوں کو دور کرنے کی کوشش نہیں کرتی۔ ٹرنسوال کے متعلق ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ جبسے ہماری مہربان گورنمنٹ کا مبارک قدم وہاں پہنچا ہے۔ ہندوستانی تاجروں کو مصیبتوں کا سامنا ہے۔ ہندوستان کے تاجر تو میدان کو تنگ پاکر وہ ڈچوں کے عہد حکومت میں وہاں پہنچے تھے اور اعلیٰ درجہ کی تجارتی ترقی کر گئے اب گوروں کے مقابلہ میں ان کے تمام حقوق رفتہ رفتہ چھینے جا رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ سے بہت کچھ شکایت کی گئی مگر انکی ایک نہیں سنی جاتی۔ یہی حال آسٹریلیا کے ہندی تاجروں کا ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے ان کے خلاف ایسے سخت تجارتی قوانین نافذ کئے جاتے ہیں کہ انگریزی تاجروں کے مقابلے میں یہ کسی طرح ٹھہر نہیں سکتے۔ کیا یہ باتیں انگریزی انصاف پسندی کے دعووں کو جھٹلانے والی نہیں ہیں۔ اگر دول غیر کی رعایا کے ساتھ اس قسم کا برتاؤ کیا جاتا تو بھی چنداں قابل ملامت نہ تھا مگر زمانہ موجودہ میں تو کوئی گورنمنٹ غیر رعایا کے ساتھ بھی اسقدر بیدردی جائز نہیں رکھ سکتی۔ اور ہندوستانی تو آخر انہی کی رعایا ہے جسے کبھی بھی یہ امید نہیں ہونی چاہئے اور کبھی یہ نہیں ہو سکتی پھر انپر اسقدر مظالم کیوں روا رکھے جاتے ہیں اور اسپر یہ ہے کہ تم اعلیٰ درجہ کی سلطنت میں ترکی گورنمنٹ پر ہمیشہ الزام دھرا جاتا ہے کہ وہ کسی غیر مسلمان رعایا سخت تکلیف میں ہے۔

لارڈ کچنر کی موہومی ملک گیری

لارڈ کچنر نے ہندوستان میں آتے ہی فوجی قوت کو بڑھا کر غریب ہندوستان کو مصارف کے بار گراں سے پیس ڈالنے کی جو نیت کی ہے اسکی وجہ کوئی لارڈ صاحب جیسے پہلے انکے دماغ میں یہ خبط سمایا ہوا ہے کہ ایک زمانے سے ہماری ملک گیری کا بازار سرد پڑا ہوا ہے۔ کوئی ترکیب ایسی نکالنی چاہیے کہ پھر ملک گیری کی گرم بازاری ہو۔ اور کوئی میدان تو ایسا نظر نہ آیا جہاں لارڈ صاحب اپنے ارادہ کی تکمیل کا موقعہ پا سکے۔ یہ کام کے لئے مصارف گران کی ضرورت ہے۔ اور برٹش گورنمنٹ کے اور کسی ملک کی رعایا ہرگز جیب کاٹ اس بوجھ کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ ہندوستان تو ہے ہی اسی کام کا اسلئے لارڈ صاحب نے اپنے ارادہ کے لئے یہی میدان مناسب جانا۔ چنانچہ ہر طرف یہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ افغانستان کی وجہ ہندوستان کی سرحد محفوظ ہو رہی ہے اسلئے یہاں کی فوج کو آئندہ روسی حملے کے مقابلہ کے قابل بنانا لازمی ہے ورنہ ہندوستان کی خیر نہیں مگر ایک روسی تجربہ کار افسر کے کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ کچنر اور ہی فکر میں ہیں انہیں یہ خیال ہے کہ کابل کو انگلینڈ باوجود اسقدر قرب کے کبھی کماحقہ دائرہ تسخیر نے فتح نہیں کیا۔ اور اسکا ہمیشہ سے ہی سرد رہنا کا حصہ ہو جو آجکل ہماری گورنمنٹ اور امیر صاحب میں کچھ شکر رنجی ہے اور ڈین مشن کی ناکامی کے انتقام کی گورنمنٹ کو بڑی آرزو ہے اس لئے بہانہ ڈھونڈنے کی بھی ضرورت نہ ہو گی جہاں ہماری فوجی قوت کابل پر حملہ کرنے کے قابل ہوئی اور فوراً اور جیسے ہی چڑھائی پھر کیا ہے میدان مار ہی لیا۔ کابلی موم کے بنے ہوئے ہیں انہیں شکست دینا کون بڑی بات ہے۔

سوادیشی مسلمان

بنگالی ہندوؤں کی دیکھا دیکھی وطن کے مسلمانوں کو بھی یہ خبط ہوا ہے کہ اس معاملہ میں ہندوؤں کا ساتھ دیکر مخالفت تقسیم بنگالہ میں شریک ہوں۔ چنانچہ کلکتہ کے اہل اسلام کا بہت بڑا جلسہ اسغرض سے منعقد ہوا تھا۔ یہ تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس جلسہ کس پایہ کے مسلمان تھے مگر اسمیں کسطرح شک نہیں کہ ہندوؤں کی ترغیب سے یہ کارروائی ہوئی تھی۔ بنگالی بابوؤں نے مسلمانوں کو الٹی سیدھی پٹی پڑھا دی ہو گی۔ اور انہوں نے کم فہمی کے باعث بھی بابوؤں کے اثر سے یہ جلسہ قرار دیا۔ اس سے پہلے کلکتہ ہی کے مسلمانوں نے بابوؤں کی مخالفت تقسیم بنگالہ پر ایک جلسہ میں سخت نفرت ظاہر کی تھی اور دکھایا تھا کہ اسمیں بابو سراسر خود غرضی سے کام لے رہے ہیں اور مسلمانوں کو ہرگز انکا ساتھ نہ دینا چاہئے کیونکہ تقسیم بنگالہ میں بابوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں کو بہت بڑے فوائد حاصل ہوں گے ہمیں مسلمانوں کی حالت پر سخت افسوس آتا ہے۔ کہ ان میں اتفاق نام کو نہیں اور علاوہ ازیں کوئی کام سوچ سمجھ کر نہیں کرتے اسمیں کوئی شک نہیں کہ دیسی اشیا کے استعمال کی تجویز قوم کے حق میں بہت مفید ہے اور گو اس سے بھی مسلمان فوائد حاصل نہیں کر سکتے جیسی ہندوؤں کو امید ہے مگر اس خیال سے کہ ہم بوجہ ہندوستانی ہونے کے ہندوستان کی تجارتی ترقی کو ملک کی تجارت پر ترجیح دینی چاہئے اسمیں شامل ہونا چنداں برا نہ تھا مگر یہ بھی تو خیال کرنا چاہئے کہ بنگالیوں کی یہ تحریک کسی خود غرضی پر مبنی ہے۔ ایک زبردست بنگالی کی زبان سے انگریزی دخل ہو گیا تھا جو تقسیم بنگالہ کی مخالفت کی سب سے بڑی وجہ ہے گو گورنمنٹ آفسوں میں بنگالی ہندوؤں کے بجائے مسلمان

روسی خرابی کے سامان

روس کا ستارہ آجکل گردش میں آیا ہوا ہے۔ اور ہمیشہ جو اوسے توسیع ملک کا خبط رہتا تھا وہ ناک کے رستے جھڑ گیا۔ جنگ روس و جاپان کے تباہ کن نتائج رعایا کی شورش اور مقبوضات ایشیا کی بغاوت نے مل کر اسکے حواس پریشان کر دیئے ہیں انہیں زخم اس امید پر جنگ لیتا کہ آئندہ حالت سنبھلنے سے سب کی کسر نکال لیں گے مگر معاہدہ برطانیہ و جاپان نے اس امید پر بھی ہمیشہ کے لئے پانی پھیر دیا۔ اب خواہ ایشیا میں قدم بڑھانے کی امید ہو سکتی ہے نہ یورپ میں کچھ جیتیں پیدا کر سکتا ہے سب سے زیادہ خیال اسے مقبوضات ایشیا کی توسیع کا تھا۔ اور خصوصاً ہندوستان اسکا جان کا مال سمجھا ہوا تھا۔ اسپر قبضہ کرنا اسکا مدعی حق تھا مگر برٹش گورنمنٹ نے اسطرف ہندوستان میں فوجی ترقی کا منصوبہ کامیاب کیا۔ دوسرے ایسے سلطنت سے ساٹھ گانٹھ کر لی ہے جسکا نام سنتے ہی روسی بہادر و نخوت سے سکا کر ادھر جاتے ہیں ہماری گورنمنٹ نے جاپان سے اسی نیت سے تو معاہدہ کیا ہے کہ روس کو سر اوٹھانے کا موقع نہ ملے۔ اور یہ بہت اسی خیال سے ہوا کہ روس بے مزہ ہو جائیگا۔ اس خیال سے لارڈ لینڈ ڈون نے گورنمنٹ روس کو لکھا ہے کہ تم ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ معاہدہ جاپان و برطانیہ میں تمہاری خرابی کا سامان کیا گیا ہے۔ ہم میں تم میں ہمیشہ کا رابطہ اتحاد قائم ہے اور ہنوز خلل نہیں ہوا [illegible] مثل مشہور ہے بے گناہ ہو تو ڈرے گا۔ روس کچھ ہی کیوں نہ [illegible] کمپلے نہیں جو اس عذر کو تسلیم سمجھ کر نکالے وہ خوب جانتا ہے کہ یہ سب اسکی خرابی کے سامان ہیں [illegible] مگر یقین ہے کہ وہ ضرور کبھی وقت [illegible] معاہدہ برطانیہ و جاپان کا جواب دیگا۔

یہ آزادی کے جوہر ہیں

انگریز بہادروں نے عورتوں کو اسقدر سر چڑھا رکھا ہے کہ ہمیشہ شیر بنی رہتی ہیں اور صاحب بہادروں کی کیا مجال کہ ذرا بھی ان کے خلاف مزاج کوئی کام دل کر بیٹھیں۔ یہ تو معمولی بات ہے مگر رفتہ رفتہ انہوں نے عورتوں کے اسقدر دماغ بگاڑ دیئے ہیں کہ اب وہ سمجھنے لگی ہیں کہ مردوں نے جو زن مریدی اختیار کر لی ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ وہ بزدل ہو گئے ہیں اور ہر کام میں انہیں ہماری مدد کی ضرورت رہتی ہے اور گو ظاہر طور پر وہ ہمارے ناز و انداز کے شیدا ہیں مگر اصل بات تو یہ ہے کہ ہمارے ہاتھ پر بیچ اب اس قابل ہو گئے ہیں کہ وہ ہماری مخالفت کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ شملہ کے ایک کپتان صاحب بہادر نے اپنے نوکر کو کسی بات پر موقوف کر دیا۔ یہ بات میم صاحبہ کے خلاف مزاج تھی اونہوں نے نوکر سے کہا کہ تم صاحب کی بات کا کچھ خیال نہ کرو۔ ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ ہرگز نہ جاؤ۔ میم کی اس قسم کی گستاخیاں تو صاحب بہادر کئی مرتبہ جھیل چکے ہوں گے مگر یہ صاحب بہادر کے لئے منحوس ساعت تھی کہ وہ چپلوں سے باہر ہو گئے۔ اور میم صاحبہ کے نازک نازک رخسارہ پر ایک طمانچہ رسید کیا۔ پھر کیا تھا میم صاحبہ کے غصہ کا تھرمامیٹر [illegible] سے تجاوز کر گیا اور ابھی بہادر کے [illegible] میں [illegible] بہادر کی گردن پر چھری کا وار کیا۔ مقدمہ عدالت میں [illegible] گیا تو صاحب کی آنکھ کھل گئی کہ زنانہ مجبور پر [illegible] کا الزام لگے گا اسلئے انہوں نے میم صاحبہ کی [illegible] اپنی گردن پر لی [illegible] آدمی کی [illegible] لگ چکی تھی اپنے [illegible] جان کر جھٹلایا اور اپنی امان میں مصیبت میں پھنسایا۔

یہ معاملہ کالا گورا کا تو ہو نہیں یہ تو سراسر گورا ہی گورا ہے دیکھئے عدالت کیسے پیش آتی ہے۔

لارڈ کرزن کی خوش قسمتی

بعض اخبارات کو لارڈ کرزن بہادر کے بیوقت مستعفی ہو جانے سے اسلئے زیادہ رنج ہوا تھا کہ وہ حضور پرنس ویلس بہادر کے خیر مقدم کے شرف حاصل کرنے سے محروم رہ جائیں گے اور ہمیں بھی آرزو تھی کہ لارڈ صاحب اسوقت ہندوستان میں رہتے تو اچھا ہوتا اسلئے کہ اس کام کے واسطے وہ جدید وائسرائے سے زیادہ مشتاق تھے۔ ہز میجسٹی کو بھی اسکا خیال تھا اور آخر انہوں نے لارڈ صاحب کے نام یہ حکم بھیجا کہ شہزادہ صاحب کے ہندوستان پہنچنے کے قبل وہ وطن سے روانہ نہ ہوں۔ بلکہ بمبئی میں آ کر ۹ نومبر کو ان کا استقبال کریں۔ اسمیں شک نہیں کہ لارڈ کرزن کی یہ بہت بڑی عزت افزائی ہے اور ہندوستان سے چلتے چلتے اس شرف کا حاصل کرنا انہیں کی خوش قسمتی کا حق تھا مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ لارڈ صاحب اس حکم سے خوش ہوں گے یا نہیں [illegible] حالات پر یہ حکم [illegible] پیش کریگا اسلئے لارڈ صاحب نے جب پہلے شہزادہ بہادر کی تشریف آوری کی خبر سنی تھی اوسوقت وہ کسقدر خوش ہوئے تھے کہ میرے عہد حکومت میں آج برطانیہ کا وارث اتنا بڑا سفر اختیار کر کے یہاں آئیگا اور میں بطور وائسرائے بڑی دھوم دھام سے انکا استقبال کرنے کے علاوہ دارالسلطنت ہند میں شاہزادہ کو اپنا مہمان بناؤں گا مگر اب یہ بات کہاں رہی جب شہزادہ صاحب یہاں تشریف لائیں گے اوسوقت لارڈ صاحب کی روانگی کا وقت ہوگا اور انکے دل پر اس عہدہ جلیلہ کو خیرباد کہکر اپنا سامنہ لیکے ولایت جانے کا صدمہ ہوگا۔ جب شہزادہ بہادر کا استقبال کرینگے اوسوقت ساری گزشتہ امیدیں اونکے پیش نظر ہوں گی اور انکے بدلے [illegible] جانے کا صدمہ سوہان روح ہوگا۔ شہزادہ صاحب ہندوستان کے مختلف حصوں کا دورہ

جوش ترقی پر ہے

پہلے تو یہ خیال کیا جاتا تھا کہ بنگالی بابوؤں کا جوش کرشمی کا ابال ہے مگر روز بروز اوسکا زور بڑھتا جاتا ہے اور طلبا اوسکا اثر مزدوروں تک پہنچ گیا ہے کلکتہ کی ہڑتال کی تو خبر پہلے ہی سن چکے ہیں مگر اب اوس جوش نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ گورنمنٹ پریس کے ملازمون نے بھی محض گورنمنٹ کے مجبور کرنیکی غرض سے اضافہ مزدوری کی درخواست کی اور باوجودیکہ شائع کرتے انہیں بہت کچھ امیدیں دلائیں کہ ہم تمہاری شکایتوں پر ہمدردانہ غور کرینگے لیکن انکی تو غرض ہی اور تھی کام چھوڑ کر گھر بیٹھ رہے اور اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ کلکتہ کا گورنمنٹ گزٹ شایع نہ ہو سکا گو ظاہر طور پر تو مزدوروں نے تحریک سوادیشی سے کوئی تعلق نہیں رکھا ہے۔ ورنہ عذر یہی تھا کہ جیسے کام ہم سے لیا جاتا ہے اوسکے لحاظ سے اجرت بہت کم دیجاتی ہے مگر خیال یہی ہے کہ سوادیشی والوں نے انہیں اس ناجائز حرکت کی ترغیب دی ہے تاکہ گزٹ کے بروقت شایع نہ ہونے سے گورنمنٹ کی بھی آنکھ کھلیگی۔ اب بعض مزدور واپس آکر کے پشیمان ہو کر پھر جانے لگے ہیں۔ مگر سپرنٹنڈنٹ صاحب نے ہمیں جھلکے نکلوائے ہیں کہ آیندہ اس قسم کی تکلیف نہ کی جائے پرائیویٹ پریس والوں کو یہ خوف ہو گیا ہے کہ اگر گورنمنٹ نے پریس والوں کی تنخواہ میں کچھ ترمیم کیا اور انکی اجرت میں اضافہ کیا۔ تو پرائیویٹ پریس والوں پر بھی اثر پہنچ جائیگا۔ اور گو گورنمنٹ تو اضافہ اجرت سے زیادہ متاثر نہیں ہو سکتی مگر پرائیویٹ پریس والوں کا سخت نقصان اوٹھانا پڑیگا اور بالآخر اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ انہیں اپنے پریس بند کر دینے پڑینگے جو تحریک پرائیویٹ پریس والوں نے برپا کر رکھی ہے اسکے متعلق بہت شور مچا ہے اسلئے تعجب نہیں کہ گورنمنٹ کو بھی مناسب مزدوروں زیادہ خود سے کام لینا پڑیگا اور اگر ایسا ہوا تو پرائیویٹ پریس والونکو [illegible] گورنمنٹ سے کرنی پڑیگی۔

مرہٹوں کو بھی جوش آگیا

تحریک سوادیشی کی تائید تو مرہٹوں نے بہت جلد کرلی تھی اور اوسیمیں بہت سہولت کے ساتھ عمل درآمد ہوا تھا مگر خلاف بنگالیوں کے وہ بانیاد جوش کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ ابتک انہوں نے جو کام کیا لیکن وہ ایسا تھا کہ گورنمنٹ کو کسی طرح مداخلت کا موقعہ نہ ملتا اور قوم کا حق بھلا ہوتا اور تحریک سوادیشی کی جو واقعی غرض ہونی چاہیئے وہ حاصل ہوتی۔ مگر بنگالی طلبا کی شورشوں نے آخر مرہٹوں کو بھی جامہ سے باہر کر دیا۔ لہذا وہ بھی اب بابوؤں کی تقلید کے لئے تیار ہوگئے ہیں انہیں یہ خیال ہوا کہ اگر ہم خاموشی سے اپنی تجویز کی تکمیل کی کوشش کرتے رہینگے تو بڑی بدنامی ہوگی۔ اور لوگ بزدلی کا الزام لگائینگے کیونکہ ہم لوگوں سے کبھی یہ امید نہیں ہو سکتی تھی کہ سوائے زبانی دعووں کے اور کچھ بھی کر سکیں۔ جب اسقدر مرد ہو گئے تو ہم جو ایک زمانہ سے لڑنے مرنے میں مشہور ہیں کیوں خاموش بیٹھے رہیں چنانچہ اس خیال کی عملی ابتدا پہلے احمد نگر اور کولھاپور کے [illegible] سکولوں سے ہوئی۔ اور جب لکھنے کے لئے کاغذ دئے گئے تو سبھوں نے شور مچایا کہ ہم تو سوادیشی کاغذ پر لکھینگے۔ اور وہ کاغذ وہیں پرزے پرزے کر دیئے گئے۔ سکول کے پرنسپل صاحب نے لڑکوں کی خدمت تو اچھی طرح کی مگر اس جوش کو وہ کس طرح فرو کر سکتے اور جب ابتدا ہوگئی تو عجب نہیں رفتہ رفتہ یہ جوش ترقی کر جائے اور ممالک مرہٹہ بھی بنگالہ کا نمونہ ہو جائیں اور چونکہ فطرتی طور پر بنگالیوں کی طرح کمزور نہیں اسلئے اندیشہ ہے کہ اگر یہ بگڑ گئے تو معاملہ کا رنگ بہت برا ہو جائیگا گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ابھی سے اس جوش کی روک تھام کرے ورنہ آیندہ زیادہ دقت کا سامنا ہوگا۔ سکول کے لڑکوں کو [illegible]

سوادیشی کی قانونی کارروائی

بنگالیوں کے تقسیم بنگالہ کی مخالفت کرنیوالے دو گروہ ہیں۔ ایک گروہ میں تو وہ نوجوان ہیں جو دور اندیشی اور نتیجہ بینی کو بزدلی پر محمول کرتے ہیں۔ اور انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ لوگوں کو زبردستی اپنی تجویز پر عمل کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ اور دوسرے گروہ میں وہ بزرگ باران دیدہ دور اندیش تجربہ کار ہیں جو نوجوانوں کی حالت سے کھیل بگڑتا ہوا دیکھکر افسوس کرتے ہیں کہ اگر انکی یہی حالت رہی تو سارے منصوبے یونہی دھرے رہینگے اور گورنمنٹ کو اپنی تجویز میں پوری کامیابی کا موقعہ ملیگا۔ وہ ابتک اسی فکر میں ہیں کہ کوئی ایسی ترکیب نکالی جائے جس سے ہم گورنمنٹ کو قانونی اڑنگہ میں پھانس سکیں اور جس میں تقسیم بنگالہ کے حکم کو منسوخ کرانے میں کامیابی ہوگی۔ اور آخر ایک ترکیب دماغ کے بھیتر کے اندر سے نکال ہی لی چنانچہ مشرقی بنگالہ کے باشندوں نے سکرٹری آف سٹیٹ کو تقسیم بنگالہ کے متعلق مقدمہ دائر کرنیکا نوٹس دیا ہے اسکا مضمون یہ ہے کہ اگر اعلان تقسیم پر عمل کیا گیا تو ہم کو اوس کی جائداد اور دیگر ذاتی حقوق کو نقصان پہنچیگا کیونکہ ہم میں سے بعض اون اضلاع کے باشندے ہیں جو اعلان مذکور کے مطابق جدید ضلع مشرقی بنگال و آسام میں شامل ہوں گے۔ اور ہمیں قانونی طور پر یہ مسلّم ہو گیا ہے کہ کسی قانون کے رو سے گورنر جنرل یا سکرٹری آف سٹیٹ کو بنگالہ پریسیڈنسی کی تقسیم کا اختیار نہیں ہم سکرٹری آف سٹیٹ کو حسب دفعہ ۴۰ سول پروسیجر کوڈ نوٹس دیتے ہیں کہ اگر اعلان مذکور واپس نہ لیا تو ہم

سوادیشی تحریک پر [illegible] سے باہر ہو گیا ہے [illegible] پرنسپل کی سزا اسقدر [illegible] نہیں [illegible] کہ آیندہ [illegible] جوش کو روکنے کیلئے عمل میں لانی پڑیگی۔

این خیال است و محال است و جنون

ہماری بہادر گورنمنٹ کے دل پر روس کیطرف سے ایسا ہول
سمایا ہوا ہے کہ سرحد پر ذرا پتہ کھڑکا - اور یہ
سمجھی روس آگیا - کسی سرحدی وحشی نے ایک آدھ
انگریز بہادر کو وصل جہنم کیا اور یہ سمجھی کہ روس نے
انہیں بڑھا دیا ہے - ایرانی اور روسی سفیرون
سے کوئی خفیہ ملاقات ہوئی اور یہ سمجھی کہ ہند کے
حملہ کے منصوبے ہو رہے ہیں - غرض کہ ایک مدت کو
یہی خیال دل میں بسا ہوا ہے کہ روسی عقاب نے
اس سونے کی چڑیا پر تاک رکھا ہے - موقعہ ملا
اور جھپٹ لیگا - اسی بنا پر لارڈ کچنر بہادر نے
مستقل طور پر [illegible] ہندوستان پر فوجی
مصارف کا بہت بھاری بوجھ ڈالنے کی تجویز
کا منظوری ہے اور جناب پیارے لارڈ کرزن
بھی اسیکی بھینٹ ہو گئے - باوجود دیکھ چکنے کے روس
کا ایسا پتلا حال ہو رہا ہے - کہ اپنی خیر منانا مشکل
ہو گیا ہے - چہ جائیکہ دوسروں کا مال تا نظر غیر ملکوں
کی تاک میں لگے مگر وہم کا بُرا ہو کہ ہماری گورنمنٹ
یہی سمجھتی ہے کہ روس کی طرف سے جو تیاری ہوتی
ہے وہ ہماری ہی مقابلہ کے لئے ہے - چنانچہ
اسے یہ خبر ملی کہ اضلاع کیف و اوڈیسہ میں بڑی
سرگرمی کے ساتھ فوجی تیاریاں ہو رہی ہیں تاکہ
حتی الامکان بہت جلد ترکستان کی طرف روانہ
ہوں - اس سے ہماری گورنمنٹ شاید یہ نتیجہ نکالیگی
کہ یہ سامان ہندوستان پر حملہ کرنے کی
غرض سے ہو رہا ہے - ہمیشہ ایسا ہی دیکھا گیا ہے
کہ جب روس نے ترکستان کی طرف فوج روانہ کی
اور ہماری گورنمنٹ کے اوسان خطا ہوئے - بہتر ہو
[illegible] ظاہر ہوا کہ [illegible] کی افواج
[illegible] ترکستان کی طرف [illegible]

روس فوج جمع کر رہا ہے

اس افواہ کا مشتہر ہونا تھا کہ گورنمنٹ نے ہندی
افواج کو تیار رہنیکا حکم دیا کہ ہان سنبھل جاؤ - روس
کا ایک زمانہ کا ارادہ اب پورا ہونے ہی کو ہے
اس وقت تو یہی ثابت ہوا کہ روسی تیاریاں
محض حیلہ تھیں یا ملک میں روسی قوت قائم رکھنے اور
ممالک روس کی اندرونی حالت سنبھالنے کی غرض
سے ہوئی ہیں - اسمیں کوئی شک نہیں کہ فی الحال
جو تیاری ہو رہی ہے وہ بہت ہی بھاری پایہ کی
ہے اور جنگلے [illegible] میں روسی ہول سمایا ہوا
ہے اور انہیں چونکانے کے لئے کافی ہے مگر
روس کے مقبوضات ایشیا کی اندرونی حالت پر
ذرا غور کی نظر سے دیکھا جائے تو فوراً معلوم ہوگا
کہ روس کو وہیں کی فکر پڑی ہوئی ہے اور
اگر اوس نے غفلت سے کام لیا تو آئندہ بڑی
مشکلوں کا سامنا ہوگا - روس کو جاپانی لڑائی
میں جو شکستیں ہوئیں اونہوں نے روسی
قوت کی قلعی کھول دی - اور ایشیا کی جو سلطنتیں
روس کی ماتحت ہیں اون پر اس کمزوری کے ثبوت
نے بڑا اثر کیا - خصوصاً جو ممالک خانوں کے زیر
حکومت ہیں وہان کی حالت بہت ہی نازک
ہو گئی ہے اب اونہیں روسی طوق سے رہائی
حاصل کرنے کی امید ہو گئی ہے - اور تعجب نہیں
جو متفق ہو کر روس کو دور سے سلام کریں -
مسلمانوں کو جہاں ایک دفعہ یہ معلوم ہوا کہ
اس ظالم کا حال پتلا ہو گیا تو فوراً ہر جگہ بغاوت
کے آثار نمایاں ہو گئے - روس نے جاپان کو
تاوان جنگ دینے سے انکار کر کے اپنی عظیم الشان
جنگ کے مصارف اور دقتوں کا بوجھ اٹھانا اسی
سے گوارا کر لیا تھا کہ تاوان جنگ کا قبول کرنا ہماری

کمزوری کا اور ثبوت

بوکھارا اور اضلاع ترکستان میں اور بحر کاسپین کے آس پاس
بغاوت کی آگ بھڑک اوٹھی - اب بھی تو یہ حال ہے
کہ کوہ قاف کے اضلاع میں فتنہ و فساد کی آگ شعلہ زن
ہے - تجارت اور صنعت و حرفت کا ستیاناس
ہو رہا ہے اور اسقدر جانیں تلف ہوئیں اور جو روپیہ
پانی کی طرح [illegible] کہ ایک مستقل جنگ کے لئے کام آ سکتا ہے
صلح قائم کرنے کی تمام کوششیں بیکار ثابت ہوئیں
باغیوں سے بہت کچھ وعدے کئے گئے مگر وہ اپنے
ارادے کی تکمیل میں سرگرم ہیں - جہاں نرمی سے کام
نہ نکل سکا وہاں بہت کچھ ڈانٹ ڈپٹ بھی بتائی گئی -
مگر خاک اثر نہوا - اس آگ کے شعلے زور ہوئے کہ کنارہ
بحر کاسپین کے اوس پار بھی شعلے پہنچنے لگے اور رفتہ
رفتہ ترکستان کے ممالک خانان تک پہنچ گئے آگ
پھیل جائیگی - روسی سلطنت کا ان ممالک سے
بہت ہی کمزور رابطہ ہے اور جب اون کے دلوں
میں اچھی طرح یہ بات جم جائیگی کہ ایک ذرا سی سلطنت
سے روس کو زک اوٹھانی پڑی تو وہ اس رابطہ
کو بڑی آسانی کے ساتھ توڑ دینگے - بعض یہی
وجہ ہے کہ روس نے ترکستان کی طرف فوج کی ریل
پیل شروع کر دی ہے اور چونکہ ایک تباہکار لڑائی
سے فراغت حاصل ہوئی کچھ دن نہیں گذرے ہیں
اور شہر کی اندرونی حالت سے بیفکری نہیں ہوئی
اسلئے اس [illegible] وقت [illegible] تیاری کے مصارف کا بوجھ
روس کو گراں گذرتا ہے مگر ایسی حالت میں یہ خیال
کرنا کہ روس ہندوستان کی طرف بُری نظر سے
دیکھ رہا ہے - بالکل خلاف قیاس ہے بلکہ اوسکی
فوجی و مالی حالت دیکھتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ
روس کا سرحد ہند کی طرف عزم کرنا ناممکن ہے -
کیونکہ اوسے اپنی حالت سنبھالنا دشوار ہو رہا ہے -

معرکہ آرائی

ایک بات سُن لیجیے

آسمان ظرافت کے نیر تابان سواح مستو کے ماہ درخشان ۔ پنچ ہادر خان بسطہ الشان ۔ فرمائیے تو بلبلِ حضرت گرامیقدر ۔ بلند گوہر گھنگھر کیسے ہین حضرت آپ کون ہین جو مابدولت کی شان عالیہ مین گستاخی سے پیش آتے ہین ۔ پیارے پنچ ۔ کرجائیے تو مارا کردگستاخ ۔ ہمارے لنگوٹئے یار جسے آپ کا ہر ایک درباری پہچانتا ہے ۔ آہاہ حضرت لسان الصدق منظر جلوہ فرما ہین ۔ جی اب بیدار ہوئے ۔ بالفعل اینجانب علیہ الغفران کو فرصت نہین کہ تمہارے ہمراہ مغز کھپائین ۔ صرف ایکبات سن لیجئے ۔ چہ خوش کیا آج دغا کے گھوڑے پر سوار ہو ۔ یا پرنس آف ویلز صاحب کے خیر مقدم مین مصروف ۔ جو اسقدر جلد کھا رہے ہو ۔ قرۃ العین جو کچھ مرضی ہو سب سے پہلے ایکبات سن لیجئے ۔ فرمائیے قبلہ ایسی کونسی عجوبہ خبر ہے ۔ کیا سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کے اعدا پر برق غضب نازل ہوئی یا ان عقربِ طینتون کی گرفتاری عمل مین آئی جنہون نے اس شیر اسلام کو گزند پہنچانے کی سعی کی تھی ۔ آخر خاص بات طبع ہے ۔ تو مد شرلق کا چھپانا خالی از حکمت نہین ہم تو سمجھے ہوئے تھے کہ بیاچے خوردون کے اشتد لالابا تو مدین پھیری ہوئی ہے ۔ خود خلد آشیانہ ما پسند نشستیم بہ ۔ بلکہ اسمین ایک راز ہے جو تو حبت دین و ایمان سے جگمگا رہا ہے ۔ میری جان تمہین اسلامی باتون سے دلچسپی ہے ۔ کچھ اور مت ۔ ایکدن یہ شورہ پشت حضرات بھی بازنجیر ہوکر اپنی سزا کو پہنچین گے ۔ مابدولت ابھی سے اسفل السافلین کے جیلخانہ کا حکم سُناتے ہین ۔ خیر بہت جلد تیار ہوکر ایکبات سُن لیجئے ۔ ارشاد کیجیے ۔ کہین روس و جاپان کی صلح کے متعلق ہے تو قاضی جی دبلے کیون شہر کے اندیشہ مین زمانہ کی فکرین لگی ہوئی ہین مردِ خدا روس و جاپان کی صلح سے ہندیون کو کیا فائدہ ۔ بالفعل جیسے تمام ہندکی نگاہ لگی ہوئی ہے بحث کیجیے ۔ آخر وہ کیا ہے کچھ بھوٹئے ۔ جناب شہزادہ صاحب والا تبار کی تشریف آوری کی خبر سن لیجئے ۔ تو کسقدر بیعزاضی کے بعد مختصر خبر سنائی ۔ گو مختصر سہی لیکن ہر طرف اسیکا چرچا ہو رہا ہے ۔ باشندگان ہند اس خوشی مین جامہ سے باہر ہو رہے ہین ۔ کہین خیال ہنڈیا پک ۔ صحیح ہے کہ شہزادہ صاحب اپنی وفادار رعایا کو کیا انعام عطا کرنے ہین اور آپکی تشریف آوری صدقی صدہ سے ٹیکسون کا بار گران ہلکا ہو جائیگا ۔ ہماری دریا دل گورنمنٹ کے نزدیک کچھ بات نہین جبکہ اسے وقتاً فوقتاً کالے باشندون کی وفاداریکا ثبوت پہنچا ہے ۔ تو کیا عجب اس عظیم الشان یادگار مین ہندیون کو حقوق زیادہ عطا کیے جائین ۔ نہین تو کلا ۔ مین ہی ولایتی باشندون کے مساوی بنائے جائین وفادار رعایا اس تقریب پہ حتی الامکان خیر مقدم کے اسباب فراہم کر رہی ہے ۔ ہر طرف بڑے دھوم دھام زور شور سے استقبال تیاریان کیجاتی ہین اہل اسلام و ہنود و پارسی سب بھائی دوش بدوش ہین کہ میدان ہمارے ہاتھ رہے ۔ انجمن شہزادہ صاحب کے نزول اجلال کا فخر ہمارے شہر بمبئی کو حاصل ہوگا ۔ لہذا یہان کے باشندے اسکی تزئین آرائش مین سعی کر رہے ہین کہ کچھ عرصہ کے لئے لندن کو بھی شہزادہ صاحب فراموش کر جائین اور ہندوستان کی عظیم الشان تیاری کیجاتی ہے ۔ قلعہ مین ایک مینا بازار لگایا جائیگا ۔ جو اپنی خوبی اور آرائش مین باغ ارم کو بھی مات کریگا ۔ آگئے ہی یہ شہر اپنی خوشی مین بغل ہے ۔ اور بیچارا گویا سونے پر سہاگہ ۔ سرکاری انتظام کے علاوہ بمبئی کے یہ جوش باشندے جو لاکھون روپئے بھی خرچ کرنے سے گریز نہین کرتے ۔ جنہی تو بیابرکتے بگڑون کی طرح شیطان کی خادمات موجود ہین ۔ اپنے شہزادہ بلند اقبال کی آؤ بھگت کے لیے لنگوٹا کسے تیار ہین ۔ کتنے خطابات کے بھوکے اس تقریب مین مصنوعی وفاداری جتلا رہے ہین ۔ گورنمنٹ بھی انکو خوب جانتی ہے ۔ یہ سب کچھ سہی پر پہنچنا یہ ہے کہ اس مبارک تقریب پر ہیٹربان ہندیون کے لئے کیا ہوتا ہے ۔ اور گورنمنٹ کیا نہیں کیا شئے عطا ہوتی ہے ۔ ہمارے اسلامی بھائی کم از کم اس موقع کی یادگار مین ایک محمڈن فنڈ کی بنیاد ڈالین جسکی ان دنون سخت ضرورت ہے ۔ جاؤ پنچ تم بھی استقبال کے لئے آمادہ ہو جاؤ ۔ تو خدا حافظ

واقف

آتے ہین شہزادہ صاحب ہر طرف یہ دھوم ہے

خیر مقدم کی تیاری ہو رہی ہے چار سو

بقیہ

حضرت لسان الصدق از بمبئی

قدم اصراف کا جس گھر مین آیا

صفا چٹ ہوگیا میدان سارا

ضیاء زر پچھاڑ پنچ ۔ بیلے نہار پنچ ۔ دنیا دکھا پنچ لیتا لپچے دار سلام ۔ ارے ہان آپ آدمی ہین یا بلا ذرا بھی تو نیاز کیجئے کا حق ہے غائب ہوجانا ۔ نہ جسکا پتہ نہ ٹھکانہ کا نشان ۔ کہین ٹھیک چلے لیا ۔ تو بتا نہین یار مابدولت تو نہین گھور کھار مین لگے ہوئے تھے ۔ پھر کیا بات ہے جو غائب غلہ کی ٹھہری حضرت اینجانب بڑا مہم سر کرکے تشریف شریف لا رہا ہوں

بوڑھو کر۔ رہ پہر باہر چل جھوٹے تھے مگر جب ہمارے
کالے بھائیوں کے تو پچاروں تا اتفاق کی بارود
کو اسرافیت کی آگ لگی ہی دھماکوں کی آواز
آئی گویا بھائی ادنا جو خط پھیر جاکر آہی دبھکے۔
آپ خالی واہیات ہیں۔ تو کیا آپنے ذرا دنیا ہیں
لونڈیوں کی ٹہرادی۔ جی ہو۔ شاید آپ بھی کسی
اسرافیت کی بوتل میں اور گرگئے ہیں۔ نہیں جناب
ہاں وقت کبھی اسرافیت کی ویسی کو تو کہنے بھی ہنز
آپنے نہیں سنا کہ کسی حکیم جی کے بیمار ہوں کے
مریض آجائیں تو خود حکیم جی مارے خوف کے سر کو
گلاب کا استعمال کرنے لگ جاتے ہیں۔ ہیں یہ حال
ہندی بھائیوں کے مرض اسرافیت کو دیکھکے یار
نے بھی چکر کھا دیا۔ جناب یہ کوئی نئی بات ہے کیا
آجکل ہی ہمارے کالی چمڑی والے اسرافیت پر ٹکے
ہوگئے ہیں۔ مسٹر پنچ۔ زمانۂ ماضی کی بیجا اسرافیت
نے کچھ نہ کچھ کام کیا تھا ورنہ زمانۂ حال کی اسرافیت
باعث بدنامی ہے۔ وہ کیسے۔ سُنئیے اسی اسرافیت
سے ہزاروں شریف خاندانوں سے شرافت کی بو
جاتی رہی جنکے آباؤ اجداد و دولت بے تعداد
چھوڑ کر دنیا و مافیہا سے منھ موڑ کر گئے
اندھیری کوٹھری میں پیر پھیلا کر دائمی خراٹے
لینے لگے۔ اونکی اولاد عیاشی اور اوباشی کے
شکنجے میں ایسے پھنسے کہ نہ دین کے رہے
نہ دنیا کے۔ اسے ہاں خسر الدنیا والآخرہ۔ آپ بھی ہیں
مگر اونہوں نے اپنی دولت بیجا صرفات
میں اوڑا دی تو کیا برا کیا۔ یہاں تو آرام سے
گذرتی ہے۔ عاقبت کی خبر خدا جانے۔ بسکہ
عمل کیسکے دن عید اور رات شب برات مان کی کھیر
پکائی۔ تھوڑی کھائی اور تھوڑی کھلائی۔ یہ بھی
کوئی برائی ہے۔ قہقہہ۔ مسٹر پنچ
کی جوڑی شریف بھی آجکل شتی کا گئی ہے۔ دیکھئے

وہ ایسے۔ ماہ دولت بھی دو تین صدیوں سے یہاں تک
جانک میں لگے ہوئے ہیں۔ صدہا موٹی موٹی توند
والوں کا معائنہ کر ڈالا۔ جن کے دروازے پر ہاتھی
اور گھوڑے درجنوں سے بندھے ہوئے تھے۔
صدہا غلام باندیاں نوکر چاکر ایک پیر پر کھڑے
رہتے تھے آج اونہی کی اولاد بھی بیجا صرفات کے
باعث کسی وقت یا تو کسی رنڈی کے یہاں حقے بھر رہی
ہے یا کسی مونچھ مروڑ کی جوتیاں صاف کر رہی ہے
تن پر کپڑا نہ پیٹ میں روٹی۔ بس لنگی ایک
لنگوٹی۔ ملاحظہ فرمائیے۔ عیاشی کی داستان۔
اگر گھر میں موجود ہیں عیش کے سامان تو وہ
بھی چند روزہ مہمان۔ پھر کیا ہے منکوحہ کو
چھوڑا۔ اور کسی چلانے والے تا تہ جوڑا لگا
ہے خوب مال جب ہو گئے کنگال تو معشوقہ نے
دیا گھر سے نکال۔ بس عاشق کا ہو گیا برا حال
ٹھیٹ کا گذارا۔ نہ رہنے کا سہارا۔ لگے پھرنے
در بدر آوارہ۔ بھوک نے کیا بیزار۔ تو ہوگئے چوری کو
ہوگئے تیار۔ چوری سے نکالیں کام کچھ تو پھر
ورنہ جیلخانہ مقام۔ سنئے پنچ بہادر صاحب۔
اسرافیت اسیکا نام ہے۔ آپ سمجھ کے نکتے میں
رئیسوں کی اسرافیت بھی لگے ہاتھ سن ڈالئے
کوئی گانے والی کا شیدا۔ اور کوئی ناچنے
والی پر قربان۔ کسیکو رنڈی کا عشق۔ اور کسیکو
لونڈے کا ارمان۔ نہ ریاست کی خبر نہ رعایا کا
دھیان۔ بڑھ بڑھ کے اوڑائیں دولت جسیں
ملے انگلش عزت نہ دین کا خیال نہ دنیا
بھائیوں کا ملال۔ اگر کوئی خیراتی کرنے سوال
تو خیراتی سے کہیں۔ جلدی نکل۔ جب ہو گئی دولت
تمام تو مہاجنوں سے لیں قرض و دام۔ آہرل
کی اور خرچ لیا۔ ہر جگہ سے ہی دونوں میں جنس
کا ٹھکنگا دیا۔ جب قرضخواہ آکر ستائیں تو

چھوٹے رعدوں سے جان بچائیے۔ تہ دیش نادار کا
کا نوبت آ گئے۔ کیوں بھائی جی۔ اسرافیت نے
کیسے گل کھلائے۔ ہاں یار۔ بات بہت ٹھیک ہے۔
صفت ایک ٹھیک کیا بلکہ اوس سے بھی ٹھیک ہے۔
اچھا اسوقت ہمارے گھڑی کے پر اول دائٹ
کم تا ٹیٹ ہو چکے ہیں۔ اسوقت تشریف لیجاتے
ہیں پھر کسی وقت کہیں گے۔ خدا حافظ۔

بقلم

قہقہے میں اپنے دولت قارون بھی ہوگر
بیجا صرف کیوں کرنے ہو تباہ۔

واقف

دہلی پنچ خرد - ۱ - آزاد و ماز و داری

ہندیو غور سے ذرا سُننا
لیڈی کرزن کا شغل بیکاری

دنیا کی تقریریں محاسن سے زیادہ معائب پر
پڑتی ہیں۔ ہر شخص اپنے تئیں راہ پر اور دوسرے
کو بے راہ سمجھتا ہے۔ ہر شخص اپنی تصویر کا روشن
اور دوسرے کے فوٹو کا سیاہ رخ دیکھتا ہے۔
بنگال کے طور پر جاتے لارڈ صاحب کو ... نے
آپنے اپنے ملک والوں کی خوب دل کھول کر
تعریف کرڈالی۔ اور ہندوستانیوں کو خوب
پیٹ بھر کے جھوٹا بنایا۔ حالانکہ یورپ میں جھوٹ
کی ہزاروں فیکٹریاں ہیں۔ اور قابل لوگوں
نے اچھی طرح ثابت کر دیا کہ یورپ میں ایشیا سے
جھوٹ زیادہ ہے۔ مگر ہم اس بات سے سخت
حیران و سرگردان تھے کہ باوجود یکہ لارڈ اور
لیڈی صاحبہ کا ایسے دو دن ساتھ رہا۔ کرزن کی
کئے باپ ہوگئے۔ وہ ... کی ماں پھر بھی لیڈی
صاحبہ پر لارڈ صاحب کا کچھ اثر نہ پڑا۔ اونہوں نے

ہندوستانیوں کو چھوٹا لیا یا نہیں بنایا۔ مگر نہیں ہم غلطی پر تھے۔ اور ہمارا خیال غلط تھا۔ بھلا اگر لارڈ اور لیڈی مین اتنی بھی موافقت نہ ہوتی تو تو پھر اپنے دن نباہ کیسے ہوتا۔ کہتے ہیں کہ "بیٹھا بنیا کیا کرے۔ اس کوٹھی کے دھان اوس کوٹھی" اسی طور پر ہر شخص بیکاری میں کچھ نہ کچھ شغل ضرور کیا کرتا ہے۔ ہم بہت دنوں سے اس مثل کی تلاش میں تھے کہ "بیٹھی رانی کیا کرے" مگر کچھ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کہیں کیا نہ کہیں خدا ہماری لیڈی صاحبہ کو سلامت رکھے کہ انہوں نے اردو کی ضرب الامثال میں ایک اور اضافہ کیا۔ اور ہمیں یہ معلوم ہوگیا کہ "بیٹھی رانی دوسروں کی عیب گیری کیا کرے"۔ ہماری لیڈی صاحبہ نے "کار بیہودہ کنی بہ از نشینی بیکار" پر خوب عمل کیا۔

آپ نے لکھا ہے کہ "لیڈی کرزن چھٹی کے وقت بابو انگلش کے نمونے جمع کیا کرتی ہیں"۔ بابو انگلش جیسے وہ انگریزی جو گرامر کے رو سے غلط ہو۔ سچ ہے سب عیب کے دیکھنے والے تو بہت ہیں لیکن پر یہاں قدرشناسان سخن تھوڑے ہیں اب ہمیں یہ بات اچھی طرح ثابت ہوگئی کہ لارڈ اور لیڈی دونوں کی نظریں ہندوستانیوں کے معائب پر پڑتی ہیں۔ محاسن پر نہیں۔ ایک چھوٹا سا مضمون تو دوسری غلط انگریزی کے ساتھ جمع کریں۔ لیڈی صاحبہ کو خدا نے یہ توفیق تو عطا ہی نہیں کی۔ کہ وہ اعلیٰ اعلیٰ درجہ کے انگریزی دان لوگوں کی اسپیچیں جمع کریں۔ دنیا میں قدردان نہیں صاحب کہاں ایکے! بنگالی تو یہ خیال کرتے ہیں کہ مطلب براری سے ہے نہ فصاحت سے کام ہے۔ انجار [illegible] غرض سارا بیان کی بنگالیوں کی انگریزی ایسی تو کبھی نہ ہوگی جیسی انگریزوں کی اردو ہوتی ہے۔ ہم اگر انگریزوں کی اردو کے نمونے جمع کرکے چھپوائیں تو بیشک اچھا خاصہ دلچسپی کا سامان ہو جائے کیونکہ بنگالی سارا بیان انگریزی کے اونٹ کو جیسا نہیں ہنکاتے اور انگریزی شتربان اردو کے اونٹ کو بالکل ہنکا رہے ہیں بہرحال انگریزوں کی اردو سے بنگالیوں کی انگریزی ہزار درجہ بہتر ہے۔

راقم
ناظم لکھنوی

اینجانب کا دورہ اجمیر شریف

مسٹر پنچ بہادر گڈ مارننگ۔ اہا آگئے آپ اب تک کہاں تھے۔ جناب میں خواجہ غریب نواز کے عرس میں گیا ہوا تھا۔ تازہ خبر سنائیے اپنچ کوئی خبر باقی نہیں رہی۔ کیونکہ پہلے ہی تو آپکے ایک نامہ نگار صاحب نے کل کیفیت لکھ دی تھی۔ ہاں البتہ اسکے علاوہ ایک بات اور ہے جو کہ قابل غور ہے۔ سنئے واقعی خواجہ غریب نواز کا عرس ابکے بہت عمدگی سے ہوا اور اژدحام بھی بہت تھا مگر افسوس کہ مزار شریف کے احاطہ میں روشنی کا انتظام ٹھیک نہیں تھا۔ روشنی بہت کم کیا معنی یوں کہنا چاہئے کہ تھی ہی نہیں معلوم اسکا کیا سبب ہے۔ میں نے اکثروں سے سنا ہے کہ پہلے روشنی بہت عمدہ ہوتی تھی مگر جب سے جنیبری ..... صاحب کے ہاتھ میں آئی ہے تب سے روشنی وغیرہ میں ترمیم ہوگئی۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ ایسا کیوں کیا گیا۔ درگاہ شریف کی آمدنی بہت ہی معقول ہے اگرچہ شعار کی تازہ مثال یہ ہے کہ بمبئی کے کسی سیٹھ نے پانچ لیمپ کٹسن لائٹ کی روانہ کئے تھے مگر صرف تین روشن کئے گئے اور دو رکھ چھوڑے۔ کہ یہ دوسرے سال کام آئیں گے۔ اگر یہ بات ٹھیک ہے تو منتظموں کی عقل پر سخت افسوس ہے کہ انہوں نے کٹسن لیمپ تو رکھ چھوڑے۔ اور سڑی ہوئی لالٹینیں اوس کے بدلے میں باندھ دیں۔ ہاں بیشک محفل خانہ کی روشنی قابل دید تھی اور اوسکی جتنی تعریف کیجائے تھوڑی ہے۔ شام سے دس ساڑھے دس بجے تک کٹسن لائٹ کے دو بڑے لیمپ روشن کئے جاتے تھے اور اوس کے بعد یعنی قوالی ہونے کے ذرا پیشتر وہ بجھا دئے جاتے اور بڑے بڑے جھاڑ روشن ہوتے جن میں قریبا سات ساڑھے سات سو بتیاں صرف ہوتی ہیں۔ اور ہانڈیاں الگ جلائی جاتی تھیں درگاہ شریف کے منتظمین کو محفل خانہ کے منتظم مسٹر کالے شاہ سے سبق لینا چاہئے۔ اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ درگاہ کے منتظمین میں آپس کی نااتفاقی کی مہلک بیماری پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ اکثر کارپرداز بڑے ہی بددماغ اور بدخلق ہیں جنسے زائرین کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور شہر کے باشندے بھی اون سے بہت نالاں ہیں۔ مگر افسوس کہ وہ اونکا کچھ نہیں کر سکتے۔ اور مجھے معتبر ذریعہ سے جناب .... صاحب و ..... صاحب کے چال چلن کے متعلق کچھ حالات معلوم ہوئے ہیں جو کہ پھر کبھی کسی پرچہ میں لکھے جائیں گے۔ سب سے زیادہ حیرت اسبات پر ہے کہ مسٹر ثاقب وغیرہ جو آپکے نامہ نگار ہیں وہ درگاہ کے منتظمین کی بد انتظامی کو بیباک ہو کر کیوں نہیں ظاہر کرتے۔ اور دو پرچے اردو کے بھی نکلتے ہیں ایک المعین۔ دوسرا [illegible] گزٹ۔ مگر یہ بھی اسپر کوئی نوٹ نہیں لیتے۔

تو وہ باتون مین سے ایک ہوگی یا تو وہ اس
حال سے بیخبر اور لاپروا رہتے ہین۔ جبکہ ان کو
نہین چاہیے۔ اور یا درگاہ شریف کے لایق
متنظمین سے فرشتے ہونگے (یہ بھی اونکے
شیوہ کے خلاف ہے۔ لیکن اگر یہی بات ہے
تو نامہ نگارون اور اڈیٹران اخبار کیلئے
شرم کی جگہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہر دو
اڈیٹر و نامہ نگاران صاحب ضرور بالضرور اس
طرف توجہ فرماوینگے۔

(نوٹ) معلوم جناب ثاقب صاحب غزل
لکھتے لکھتے کہان غوطہ مار گئے۔ کیون جناب کیا
کالج سے فرصت نہین ملتی؟

راقم
مسٹر شیدا از نابجی

قومی میدان کے بہادر۔ خدا آپکی بہادری
قایم و دایم رکھے۔ ممالک غیر کے علاوہ دیگر
مختلف حصہ مین آپکا ڈنکا بج رہا ہے جس سے
خبردار! خبردار! خبردار! ہوشیار! ہوشیار!
ہوشیار! بڑھتے چلو! بڑھتے چلو! بڑھتے چلو!
کی آواز نکلکر سننے والے کو چونکا رہی ہے مگر
اس آواز سے مسلمانان اضلاع مونگیر کے کان
آشنا ہی نہین۔ وہ جانتے ہی نہین کہ کوئی مرد
میدان ڈنکے کی چوٹ کیا کہہ رہا ہے جسکی دیر یا
تو دور کی آواز ہے یا اونکا خواب خرگوش مین
رہنا کہہ سکتا ہون۔ سنتے سنتے اون کے کان
کے پردے پھٹ گئے ہون۔ ابھی تو بہرے کہین
کانون کے پردے پھٹ جانے سے گمبھیر کی دھنیہ
مد الف کی ادیب۔ لیلیٰ کی کتاب سنا رہی کی بولی
بھی سنائی دیتی ہین۔ جناب بات تو یون ہے
کہ کچھ ایسے سوئے ہین کہ سونیوالی کی جگانا ختم ہے

قسم ہے وہ اور یہی دور کی آواز خلیج بنگال کے
کنارے کی ہوا مین گڈمڈ ہوکر رہ جاتی ہے۔ اول
تو یہان کوئی قومی آرگن ہی نہین جو قوم کی مرحوم
حالت کا جگر ہلا دینے والا راگ سننے والے
کو سنایا کرے۔ اور اگر ایک المنیر ہے بھی تو
اوسکا سرکل صرف بہار اور پٹنہ کی قومیت
الاپتا رہتا ہے۔ اسکو بنگال کا واحد اور وحید
ہونے کی حیثیت سے کیا بہار۔ کیا پٹنہ۔ کیا مونگیر
سبکا یکسان خیال رکھنا چاہیے تھا مگر اسکی
یکسوئی طبع نے تو مونگیریون کا ستیاناس کر
رکھا ہے۔ اسواسطے مجبوراً ایک کھلی چٹھی مولانا
المنیر کے نام روانہ کیجاتی ہے۔ مہربانی فرماکر
اپنے کالم مین جگہ دیکر صرف مجھکو ہی نہین
بلکہ مسلمانان ضلع مونگیر کو ممنون احسان کرینگے

راقم ناصحون کا ناصح جام بارونی مونگیری

کھلی چٹھی مولانا المنیر کے نام

مولانا المنیر! سچ ہے جب تقدیر پھرتی ہے
تو سارا زمانہ برگشتہ ہو جاتا ہے۔ نہ معلوم بیچارے
مونگیریون نے کون سی تقصیر کی کہ اسکا
حال سقیم اسکی قوم کے سامنے پیش نہ کیا
جس سے امید تھی کہ اگر یہ خود کچھ نہین
کر سکتے تھے تو انکی قوم کے مصلح تو انکی
ترقی کا سامان کرتے۔

تعجب ہے کہ آپ سا قوم کا ریفارمر ایک
گروہ مسلمان کی خراب حالت سنکر کان مین تیل
ڈالے۔ افسوس آپ بھی اس مثل پر چلنے لگے
سمجھتے کا سب ہوتا ہے ہوتے کا کوئی نہوتا
پٹنہ وغیرہ بہار کے متمول اور تاجر مسلمانون
کی رہی سہی خرابیون کی تو اصلاح کیجائے
اور بیچارے مونگیری جو پستی کی حالت در
خواب غفلت مین ہین اپنی خرابیون سے
آگاہ نہ کئے جاوین۔ اور ان کی اصلاح نہ سمجھے جاوین
کیا ایک قوم کے لیڈر کا ایسا ہی رویہ ہونا چاہیے
جیسا مین دیکھ رہا ہون کیا ایک ایسے سے
اچھا پندگو ایسا کبھی روا رکھ سکتا ہے کہ
امیرون کو خاطر وعظ سنائے اور غریب بیچارے
جس حالت مین رہین کچھ پروا نہین۔ معاف کیجئے گا
مین نے بہت انتظار دیکھا کہ اب آپ مونگیریون
کی دردبھری داستان اونکی قوم کو سنا کے
اور اب مسلمان قوم کو ادھر متوجہ کرینگے
مگر آپکی بے توجہی نے مذکورہ بالا الفاظ
مین مجھکو پھر دوبارہ یاد دلانے پر آمادہ
کیا۔

راقم
ناصحون کا ناصح جام بارونی مونگیری

اطلاع ضروری

جو خریدار اپنا پتہ بدلوا دین وہ چٹ نمبر اور سابق
پتہ ضرور لکھین۔ جواب طلب امور کے لیے
جوابی کارڈ یا آدھ آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری
ہے۔ نمونہ کیلئے بہار کے لئے ۱/ کے ٹکٹ آنے
چاہیئن۔ خریداران نمبر اول سے سالانہ قیمت وصول
دفتر کا قاعدہ ہے بھیجا جاتا ہے اور سب پہلے اونکا پرچہ

Doans Medicines.

ڈون صاحب کی ادویات

ڈون صاحب کی مشہور ادویات اس ملک میں جدید ہونیکر باعث پبلک کو اونکے فائدون سے مطلع کرنا ضروری ہے پہلے اس امر کا ظاہر کرنا ہم ضروری تصور کرتے ہین کہ مسٹر ڈون کے نام سے تین متفرق دوائین مشہور ہین جنہیں (۱) ڈون کی حبوب ہاضمہ (۲) حبوب دافع درد گردہ۔ (۳) ڈون کا مرہم۔ ابتدا مین ہم ڈون کی حبوب ہاضمہ سے جو قوت اشتہا پیدا ہوتی ہے اسکا ذکر کرنا لازمی تصور کرتے ہین۔

(۱) ڈون کی حبوب ہاضمہ

یہ گولیان چھوٹی سفید رنگ کی چند جڑی بوٹیون سے بنائی جاتی ہین۔ جگر معدہ۔ اور آنتون کو امراض مین اکسیر کا حکم رکھتی ہین۔ جگر کو تقویت دیکر باعث خون تمام جسم مین آسانی سے پہونچتے ہین معدہ کا عمل بھی زور مین جاری ہوتا ہے اور کل غلاظت آنتون سے صاف ہوکر نکل جاتی ہے۔ اور سارا جسم صاف اور سبک ہو جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان دو تین گولیون کو سونیکے وقت استعمال کرنیسے صبح کو صاف دست آجاتا ہے بدن کو صحت۔ دماغ کو فرحت۔ یہ تندرستی حاصل ہوتی ہے۔ یہ گولیان مستقل طور پر استعمال مین لانیسے دائمی قبض۔ درد سر۔ ضعف۔ نقاہت۔ ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتے ہین۔ اور قوت ہضم کے ساتھ خون مصفا ہوکر بدن مین قوت اور توانائی آتی ہے۔ تندرست جگر اور دن مین ایک مرتبہ کھلکر دست آنا۔ ہیضہ بائو اور دیگر اقسام بخارات سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے تجربہ سے یہ امر ثابت ہو گیا ہے کہ ضعیف اسکے علاوہ اشخاص مذکورہ بالا امراض مین مبتلا ہو جاتے ہین انکو بچانے کیلئے سب سے مفید اور کارآمد ڈون صاحب کی یہی گولیان جو قوت ہاضمہ اور طاقت بخشنے مین اپنا نظیر نہین رکھتین

خاص طور پر وجہ ڈانٹ کے باعث ڈون کی حبوب ہاضمہ اس ملک مین اکسیر مفید ثابت ہوئی ہین کیونکہ اور جلاب کی طرح یہ بو مزہ نہین ہین اور دیگر ادویات کی طرح انہین کسیلا پن نہین ہے۔ ہر ایک مریض آسانی سے ان گولیون کا استعمال کر سکتا ہے۔

آخر مین مذکورہ بالا دوا ساز کا ان گولیون کی قیمت کم رکھنے کے لئے ہم شکریہ ادا کرتے ہین کیونکہ



سستی ہونیکے باعث ادنی غریب بھی اسکا استعمال کر سکتا ہے یہ کہا گیا ہے کہ حبوب ہاضمہ ڈبل

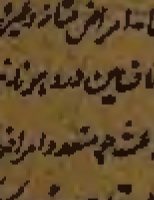
تین طرح کی شیشیون مین آتی ہین جنکی قیمت ۸ روپیہ ۲ روپیہ ۱۲ آنہ فی شیشی ہے۔ اگر شیشی کے بیرونی حصے کے لیبل پر جیمس ڈون کی تصویر ہوگی تو وہ اصل ہونے مین شک نہ ہوگا اگر کوئی صاحب نمونہ کی گولیون کیلئے پی۔ او۔ بکس نمبر ۲۹۳ کے پتہ سے لکھین گے تو مفت اونکے نام نمونہ روانہ کیا جائیگا

(۲) ڈون کی حبوب دافع درد گردہ

یہ گولیان درد گردہ۔ اور مثانہ کے لئے عمل مین لائی جاتی ہین مشہور ڈاکٹر ڈون ان گولیون کا استعمال امراض مذکورہ کے مریضون پر کیا ہے

DOANS BACKACHE KIDNEY PILLS

وہ خود اس کے مداح پائے جاتے ہین کہا جاتا ہے کہ اسکے استعمال سے پیشاب کھلکر آتا ہے۔ اور گردہ کے علاوہ مثانہ کے متعلق کل شکایتون کو دفع کرتی ہین۔ علاوہ ازین گٹھیا۔ امراض مثانہ وغیرہ کے لئے مفید ہین پیشاب کا رک رک کر آنا۔ ناف مین درد ہونا نیند کا نہ آنا۔ ضعف اور فساد خون کے باعث جو متعدد امراض پیدا ہوتے ہین ان سبکو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتا ہے۔ ڈون کی حبوب دافع درد گردہ کی ایک شیشی کی قیمت ۲ روپیہ ہے اور اصل مال وہی ہے جسکے لیبل پر ڈون صاحب کی تصویر چھپی ہوئی ہوگی اور درخت کا ایک پتہ ہوگا۔



(۳) ڈون کا مرہم

یہ مرہم کھجلی خارش پھوڑا پھنسی بواسیر ناسور وغیرہ کو اکسیر فائدہ

کے امراض کو جلد ہی دور کرنیکے لئے مفید ہوا ہے اکسیر کا حکم رکھتا ہے یہ روغنی سے بنایا گیا ہے اور کل اقسام کے زخم بھر دینے مین اعلی درجہ کا تاثیر بخش ہے انگریزی اخبارون مین اسکی خوبیون کا ذکر کیا گیا ہو ہر بکس پر مذکورہ بالا جیمس ڈون کی تصویر چھپی ہے اگر ان تینون دوائیون کی عمدگی سے کوئی شخص ذاتی طور پر واقف ہونا چاہے تو ان تینون ادویات کا بذات خاص استعمال کرے۔

نامی گرامی کارخانہ عطر شہر قنوج

ہمارے کارخانہ مین ہر قسم کے عطر و روغن خوشبودار دستیاب ہوتے ولایتی و مرکبات و مختلف عطردان کانچ و چوبی شیشیان و کنٹر ولایتی و تمباکو گولی و عرق کیوڑہ و گلاب جو ہر خشک لیمون وغیرہ و ہر چیز سر مائی لینے فصل جاڑے از قسم فرد و پلنگ پوش وغیرہ قنوج کے چھپے ہوئے روغن درازی بال خضاب بال کالے کرنیکی عرق حسن لیپ بال صفا منجن دندان اور ہر قسم کا مال نہایت کفایت اور ایمانداری سے ملتے ہین۔ درخواست آنیسے فہرست کلان مفت ارسال کیجاتی ہے تمام خط و کتابت زبان انگریزی مرہٹی گجراتی ناگری یا اردو مین ہونا چاہئے

(مختصر فہرست)

عطر گلاب فی تولہ ۱۰ روپے سے ۵۰ روپے تک۔ روح گلاب فی تولہ ۱۰ روپے سے ۱۰۰ روپے تک۔ عطر کیوڑا اور حنا و موتیا و شمامہ و چمیلی وغیرہ فی تولہ ۱ روپے سے ۵ روپے تک۔ عطر مولسری و چمپا و خس و زعفران و بہار چمن فی تولہ ۱ روپے سے ۳ روپے تک۔ روح خس روح باڑی فی تولہ ۲ روپے سے ۵ روپے تک عطر استعمال ۲ روپے سے ۵ روپے تک فی تولہ۔ روغن بیلا و چمیلی و موگرا و حنا وغیرہ فی سیر ۱ روپے سے ۴ روپے تک۔ عرق گلاب و کیوڑا ۱ روپیہ فی بوتل بنیر پتہ کشن لال پرشاد کمہار داس جنرل مرچنٹ قنوج سٹی

سلطان واچ

اعلی درجہ کی مضبوط اور ٹھیک وقت بتلانیوالی گھڑی فی الحال حضور سلطان المعظم کی نہایت عمدہ فوجی ڈریس کی سچی تصویر بنائی گئی ہے قیمت صرف

جاسوسوں کی رپورٹیں

فرانس اور وینیزویلا کے تعلقات بہت نازک ہو رہے ہیں۔ جنرل کیسٹرو پریذیڈنٹ وینیزویلا نے فی الحال عہد و پیمان توڑنے کا بہانہ بنا کر فرنچ تار برقی کا سلسلہ بند کرا دیا ہے۔

مسٹر براڈرک نے گذشتہ ۵ تاریخ کو مسٹر ہربرٹ رابرٹس کو لکھا ہے کہ میں آپکی درخواست کی تعمیل نہیں کر سکتا۔ اور نہ گذشتہ ۵ اگست کو تقسیم بنگالے کے متعلق جن کاغذات کے پیش کرنیکا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ وہ دراصل گورنمنٹ کے منشا کے مطابق تھا۔ لارڈ کرزن نے ہی اون کاغذات کے پیش کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ جو قابل اشاعت ہیں۔ وہ ہماری پارلیمنٹ کی میز پر رکھے جانے کیلئے پیش کئے جائینگے۔ لیکن اس اثنا میں اگر حضور وائسرائے کو کوئی ضروری امر نظر آئیگا تو اوسکی تعمیل ہی کیجائیگی۔

ٹائمس برسٹ جو تقسیم بنگالہ کا مسودہ ہے لکھتا ہے کہ یہ بات معلوم کرنا بہت مشکل ہے۔ کہ مسٹر براڈرک نے اس واقعہ کو کیوں ملتوی کرنا چاہا ہے۔ جبکہ یہ امر ہوم گورنمنٹ کی منظوری سے طے پا گیا ہے۔ پھر کیوں نہیں پارلیمنٹ میں اسپر بحث کرنے کی اجازت دیجاتی۔ پارلیمنٹ میں پیش ہو جانے کے بعد یہ مسئلہ اور بھی قوی ہو جائیگا۔

تشنا [illegible] کے باشندگان پولر [illegible] طلب کی ایک کانگریس منعقد کرنیکا ارادہ کر لیا ہے۔ تاکہ ہر دو قطب کیجانب مزید تحقیقات کرنیکی غرض سے مشن ارسال کرنیکا انتظام کیا جائے۔ اس بارے میں ہر ایک مشہور سیاح اور محقق کی امداد طلب کیگئی ہے۔

مقام کارلسٹاڈ کا قرارنامہ شایع کیا گیا ہے جس میں گذشتہ ۲۳ تاریخ کی شرائط طے کیگئی ہیں۔ ہر دو ممالک کی سرحد پر ایک آزاد قطعہ قایم کیا گیا ہے۔ موجودہ [illegible] کا [illegible] حصہ قایم رکھا جائیگا۔ اس معاہدہ سے دونوں سلطنتوں کی تسلی حاصل ہوئی ہے۔

پرنس اوبولینسکی روسی گورنر فنلینڈ نے ایک ڈیپوٹیشن کو جو اوسکی ملاقات کو گیا تھا۔ کہا کہ اگر انقلاب پسند باغی جماعت نے اپنی سازش اور شورش جاری رکھی تو گورنمنٹ نہ صرف کل رعایتیں موقوف کریگی بلکہ اونکی سرکوبی کے موثر اسباب فراہم کریگی۔

دول غیر کے سفیروں نے متحدہ طور پر باب عالی میں ایک نوٹ پیش کیا ہے جس میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ مقدونیہ کے محاصل پر دول غیر کی نگہداشت رہیگی۔ اور اوسکے لئے چیدہ اشخاص سلونیکا میں یکم اکتوبر تک پہنچینگے۔

فرنچ اخبارات اینگلو جاپانی معاہدہ کی تائید میں مضامین لکھ رہے ہیں۔ اور اوسکی تعریف میں رطب اللسان پائے جاتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ امن دولت برطانیہ و روس اس معاہدہ سے کسی مخالفت کے برپا ہونیکا احتمال نہیں ہے۔ لکھتے ہیں کہ اب دنیا کی سلامتی سے گویا معاہدہ پورا ضامن ہے۔ اخیر میں لکھا ہے کہ جاپان ایسی دولت ہے جسکے ساتھ فرانس کے تعلقات اعلی درجہ پر وابستہ ہیں۔ لیکن مذکورہ بالا معاہدہ کی دفعہ چہارم نے سینٹ پیٹرزبرگ میں انتشار پیدا کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ دفعہ معنی خیز شمار کیجاتی ہے۔

جاپانی سفیر مقیم ٹوکیو میں جدید اینگلو جاپانی معاہدہ کی اشاعت سے جو خوشی حاصل ہوئی اوسکے اظہار میں خوب روشنی کیگئی۔ جاپانی سفیر متعینہ برلن نے وزیر خارجہ جرمن کو معاہدہ مذکور کی ایک نقل پیش کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کاونٹ بیولو جو جرمنی وزیر دنیا کی تجارت کے مفاد کیلئے کھلا دروازہ کی پالیسی کے معترف ہیں۔ انہیں اس جدید معاہدہ کی ایک دفعہ سے بڑی خوشنودی حاصل ہوئی ہوگی۔

سرکاری طور پر ظاہر کیا گیا ہے کہ ہز مجسٹی شہنشاہ انگلستان نے لارڈ کرزن کو اختیار دیا ہے۔ کہ آیندہ ۹ نومبر کو پرنس آف ویلز کا بمبئی میں خیر مقدم کریں۔ لارڈ کرزن ۹ نومبر کو جدید وائسرائے کو عہدہ کا چارج دیکر یہاں سے ولایت روانہ ہو جائینگے۔

ڈیرہ دون کے فارسٹ اسکول میں داخلے کا امتحان ۱۶ اکتوبر کو لاہور میں لینگے۔

کلکتہ میں معتبر ذریعہ سے سنا گیا ہے کہ لارڈ

مسٹر صاحب تقسیم بنگالہ کے موید نہیں ہیں۔

درہ خیبر کی شلمان ریلوے کا کام پشاور کیطرف سے آغاز اکتوبر میں شروع کرینگے۔

کلکتہ میں سر لشیر کرجی نام ایک بڑا دہوکے باز پکڑا گیا ہے۔ ظاہرا شریف معلوم ہوتا ہے اور کما پر طرہ یہ کہ آپ تعلیم یافتہ بہی ہیں۔ جعلی کمپنیوں کی ایجنسیاں فروخت کرکے ۱۲ ہزار روپیہ ہضم کرنا چاہا تہا۔ لیکن اوسمیں کسی سخی مرد کا بہی پیسہ تہا جس نے سارے پیسے اگلوا دئے۔ آخر مقدمہ ڈپٹی کمشنر فیروزپور کی عدالت میں پیش ہوگا۔ بالفعل پانچہزار چہرہ شاہی کی ضمانت پر آزادی نصیب ہوئی ہے آیندہ دیکہئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

حیدرآباد میں پرسوں لال خان نامی ایک فوجی سپاہی نے بازفرختگی کی حالت میں کئی خون کر ڈالے اس کے محلوں اور سڑکوں پر دوڑے دوڑے پہرنے سے سخت انتشار پیدا ہوگیا تہا۔ اس نے صرف خانگی معاملہ کے باعث پہلے اپنی بیوی کو بعد ازاں ساس اور خسر کا خون کر دیا۔ برہنہ تلوار لئے وہ بہاگا بہاگا پہرتا تہا۔ لوگ شور وغل مچاتے اوسکی گرفتاری کیلئے دوڑ رہے تہے۔ ایک نوجوان سپاہی خونی کے پکڑنے کے لئے دوڑا۔ لیکن اعلی ان نے ایک ہی وار میں اسکا کام تمام کر دیا۔ بعد ازاں تلوار پہینکدی وہ پولیس تہانہ پر گیا۔ اور گرفتار ہوگیا۔

دارجیلنگ کرانیکل اخبار مشتہر ہے کہ معتبر ذریعہ سے سنا گیا ہے کہ اگر بنگالہ کے حصے بخرے کرنیکا ارادہ سے گورنمنٹ دستبردار نہ ہوجائیگی۔ تو بنگالہ کی مجلس وضعان قوانین کے اراکین آنریبل مسٹر بی۔ بہوپندر ناتہہ بوس اپنا عہدہ چہوڑنا منظور ہے اور بے چوہدری مستعفی ہو جائینگے۔

حضور پرنس آف ویلز کے دورۂ طفیل ہند میں ایکہزار میل تار اضافہ کرینگے۔

لدھیانہ فیروزپور لائن پر مسافر گاڑیوں کی آمد و رفت شاید بجم اکتوبر سے شروع کرینگے۔

ہند میں سٹاف کالج فوجی افسران کی ضروری تربیت کیلئے قائم ہوا۔ یہ کالج ولایت کے کیمبرلی کالج کا رقیب نہ ہوگا۔ بلکہ دونوں بلحاظ ہمسر شمار کئے جائینگے۔

ذرشہبرہ کے متعلق تنی چہاؤنی قائم کرنیکو زمین بیل اراضی کو سرکار حاصل کیا چاہتی ہے۔

پادری ڈاکٹر جی ڈبلیو سکاٹ صاحب دہلی میں پنجاب ایل کے بیٹے چڑہے ہے۔

راولپنڈی میں ہیئے لوگ آج بطرح جہنگا کر رہے ہیں اسکی وجہ بتلائی ہے کہ طغیانی کشمیر نے ان حریصوں کو اس کی جرأت دلائی ہے مگر افسوس کہ یہ وجہہ قابل وثوق نہیں۔ وہاں تو جب لوگ چاول استعمال کرتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ ان بیٹے لوگوں کو کوئی بہانہ ملنا چاہئے پہر تو بندہ کی خدائی اپنے پیٹ میں ہضم کرلیں۔ ان کے دیرے عجیب اور چوہنگ مزا لیتے ہیں۔

پچہلے سال ہندوستان میں جو لوگ عیسائی بنائے گئے ان کی تعداد ۱۰۱۰۲۰ بتلائی گئی ہے۔

الہ آباد میں پولیس کا ایک محرر کنسٹبل الزام زیر دفعہ ۴۶۶ تعزیرات ہند دہر لیا گیا ہے یہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے آفس میں کام کرتا تہا۔ ایک خود ساختہ حکمنامہ اردو میں تحت دیکے اسپر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ مسٹر ڈگلس میکرٹ صاحب بہادر کے دستخط کرا لئے۔ صاحب موصوف کو کیا خبر تہی کہ اس میں کیا لکہا ہوا ہے۔ اور اس میں حضرت پولیس میں صاحب نے چالاکی کی تہی کہ ایک فرضی حکم لکہا کہ فلاں عورت فلاں شخص کے حوالہ کیجائے اور خود ہی کی طرف جناب کا اشارہ تہا۔ اسطرح عورت کو اپنے قبضے میں لانے آیندہ دیکہا چاہئے کیا ہوتا ہے۔

اگرچہ ابوحمارہ پچہلے دنوں سلطان مراکش کی فوج سے بطرح بلے سر و سامان اور بے یار و مددگار ہوکر بہاگا تہا۔ اور ۴۰ سواروں کے سوا اسکی تمام فوج تہ تیغ یا فرار ہوگئی تہی اور بظاہر معلوم ہوتا تہا کہ ابوحمارہ کی حماقت کا زمانہ ختم ہوگیا مگر مراکش کی تار خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابہی نہ وہ اپنی خیالات سے باز آیا ہے نہ اوسکی جماعت کچہہ کم ہوئی ہے۔ چنانچہ ملیلا میں فوج شاہی اور ابوحمارہ کے طرفداروں میں سخت جنگ برپا ہوئی حالانکہ اس جنگ میں ابوحمارہ خود موجود نہ تہا بلکہ وہ ملیلا کو لشکر بہیجکے جنوبی املاک میں بیٹہا ہوا ہے۔ اب چونکہ ملیلا میں اوسکی آنے کی خبر گرم ہے اس لئے فوجیں ہی ملیلا کو تازہ کمک بہیج رہا ہے۔ جنگ میں بہت سے آدمی طرفین کے کام آئے۔ تازہ خبر ہے کہ سلطانی فوج کے ۹۰۰ جوان مفرور ہوگئے۔

سلطان مراکش نے فرانس کے کہنے پر بلجیم قیدی کو تو بادل ناخواستہ رہا کر دیا مگر اوس کی باقی مطالبات نامنظور کئے۔

اسمٰعیل پاشا سابق مرحوم خدیو کے ورثا نے دولت مصر سے ان زمینوں کی قیمت طلب کا دعویٰ کیا ہے جو مرحوم نے خزانہ کے عوض رہن رکہی تہیں۔ پہر عام نظریں لگی ہوئی ہیں کہ دیکہئے کیا فیصلہ ہوتا ہے۔

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بہنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک وایڈیٹر کے اہتمام سے چہپکر شایع ہوا